حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی صفات کے عرفان کا حصول ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸؍مئی ۱۹۷۰ء بمقام سیرالیون)

(خلاصہ)

''حضور کا خطبہ ایک بجکر ۳۷ منٹ پر شروع ہوا۔ خطبے کا ترجمہ امام عبداللہ نے کری اول (Creol) یعنی Broken English اور الحاج بونگے نے ٹمنی زبان میں کیا۔ کری اول زبان امریکہ اور برازیل سے واپس آنے والے ان آزاد غلاموں کے ذریعہ آئی ہے جو غلامی کے خاتمے پر افریقہ کے مختلف ممالک میں واپس آ کر آباد ہوئے ان لوگوں کی اکثریت عیسائی ہے اور یہ لوگ افریقہ کے مختلف ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ ٹمنی یہاں کا مشہور مقامی قبیلہ ہے جس کی اکثریت مسلمان ہے۔ حضور کے انگریزی زبان میں ارشاد فرمودہ خطبے کا ملخص درج کرتا ہوں۔'' چوھدری محمد علی ایم اے۔ حضور نے فرمایا:-

میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوا ہوں میں خوش ہوں کیونکہ میں آپ میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نشان سمجھتا ہوں آپ اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا۔

I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM

میں تجھے مسلمانوں کا بہت بڑا گروہ عطا کروں گا آپ کو یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جماعت احمدیہ کوئی کلب نہیں ہے ایک کلب یا ایسوسی ایشن اور ایک الٰہی جماعت میں بہت فرق ہوتا ہے کسی کلب یا ایسوسی ایشن کی بنیاد باہمی خیر سگالی اور افہام و تفہیم پر ہوتی ہے اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت اللہ تعالیٰ سے طاقت حاصل کرتی ہے ہمارے قادر و توانا خدا نے یہ جماعت ایک خاص مقصد کے لئے قائم فرمائی ہے اور سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام کو ایک خاص مقصد کے لئے مبعوث فرمایا ہے وہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان مضبوط ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا عرفان حاصل ہو یہ عرفانِ الٰہی ہی ہے جس سے انسان کا ایمان بڑھتا ہے اور یقین مستحکم ہوتا ہے وہ جان لیتا ہے کہ اس کی فلاحِ دارین اللہ تعالیٰ کی ذات سے وابستہ ہے اس کی تمام اُمیدیں اسی کی رضا پر مرکوز ہو جاتی ہیں۔ ایسا صاحبِ عرفان و یقین انسان خود اعتمادی اور وثوق کے ساتھ اپنے مقصد کی جانب بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے روشن نشانات اس کے سامنے موجود ہوتے ہیں اس کا ارادہ مضبوط اور عزم راسخ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور الٰہی انعامات کا ذاتی تجربہ حاصل کرتا ہے جس سے اس کا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور بھی قوی ہو جاتا ہے اس کا اپنا ارادہ ختم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جلال کا تسلّط اس پر قائم ہو جاتا ہے اس کی معرفتِ الٰہی اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے دل میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کے دل کو تنہا چھوڑنے سے انکار کر دیتا ہے اس کی پاک روح اس کے اندر رہائش پزیر ہو جاتی ہے اور اسے حرکت اور طاقت بخشتی ہے یہ روح اس کے ہر کام میں اس کی رہنمائی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا نگران اور محافظ بن جاتا ہے اور وہ جبروت وعظمت والے خدا کے جلال کے تصرف میں آ جاتا ہے اور ایمان وعرفان کا پانی اس کے دل سے اس طرح بہہ نکلتا ہے جس طرح میٹھے چشمے سے پانی۔ وہ اس تجربے میں لذت پاتا ہے اور یہ لذت اس پر حاوی ہو جاتی ہے اور اسکی آنکھوں اور چہرے سے نظر آنے لگ جاتی ہے اللہ تعالیٰ کا نور اس پر بارش کی طرح برستا ہے اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال کا لباس پہن لیتی ہے۔ اور اس کے وجود میں نئی زندگی کے آثار کچھ اس طرح نمودار ہو جاتے ہیں جس طرح درختوں کی شاخیں موسمِ بہار کے آنے پر پتوں اور پھولوں سے لد جاتی ہیں اور حسن و جمال کا مرقع بن جاتی ہیں۔

اس کے بعد حضور نے مساجد کے فلسفہ وحکمت پر روشنی ڈالی اور تفصیل سے اس حقیقت کو واضح فرمایا کہ مسجد کا مالک اللہ تعالیٰ خود ہے یہ خدائے واحد کا گھر ہے جو شخص خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہے وہ مسلمان ہو یا نہ ہو اسے حق حاصل ہے کہ وہ اپنے طریق پر فریضۂ عبادت ادا کر سکے اس لحاظ سے مسجد تمام عبادت گاہوں، گرجوں اور صومعوں کی پناہ گاہ اور محافظ بن جاتی ہے۔ مسجد اعلان ہے اس امر کا کہ تمام عبادت گاہیں جو خدائے واحد کی طرف منسوب ہوتی ہیں اسی کے لئے ہیں اور وہی ان کی حفاظت کا ضامن ہے۔

اس کے بعد حضور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے تفصیل سے استدلال فرمایا اور فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام ہمیں نور دینے کے لئے آئے تھے۔ تا کہ ہم سچے ایمان کا نور اپنی ذات میں مشاہدہ کر سکیں آپ کا یہ فرضِ اوّلین ہے اور آپ کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی اور سچائی کی توفیق آپ کو حاصل ہو اور ایسی حسین روح آپ کو دی جائے جو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو دنیا آج اپنے خالق کو بھول چکی ہے اور مکمل تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دنیا کو اپنا نور اور محبت اور عرفان بخشے اور اسے اس خوفناک انجام سے بچالے۔

اس کے بعد حضور نے بلند آواز سے لمبی دعا فرمائی اور فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں اور آپ اس میں خاموشی سے شامل ہوں۔ اور اپنے دل میں آمین کہتے جائیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۳۱؍مئی ۱۹۷۰ء صفحہ ۳)

❁❁❁